إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل قادیان

اخبار ہفتہ میں تین بار فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی — ششماہی — سہ ماہی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۴۴ | مورخہ ۳۰ جون ۱۹۲۵ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۸ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ | جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

مجاہدین شام کی روانگی

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل کے سفر شام پر روانہ ہونے کے لئے چونکہ روانگی جہاز کی تاریخ کی تعیین بہت تنگ وقت میں ہوئی۔ اس لئے انہیں الوداعی دعوتیں حسب منشاء احباب نہ دی جاسکیں۔ ۲۵ جون کو خواتین ٹریننگ سکول نے دعوت دی۔ جنہیں جناب شاہ صاحب تعلیم عربی دیا کرتے تھے۔ اسی دن رات کو مولوی جلال الدین صاحب کے خاندان نے دعوت طعام دی۔ ۲۶ جون بروز جمعہ عصر کے بعد طلباء مدرسہ احمدیہ و ہائی سکول نے بورڈنگ ہائی سکول کے ڈائننگ ہال میں وسیع پیمانہ پر دعوت چاء دی جس میں طلباء ہائی سکول نے ایڈریس پڑھا۔ اور طلباء مدرسہ احمدیہ نے علیحدہ

انکے جواب میں دونوں احباب نے تقریریں کیں۔ اسکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مفصل تقریر فرمائی۔ جس میں تبلیغ کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے ان مجاہدین کو ان کے کام کے متعلق ہدایات دیں۔ یہ تقریر انشاء اللہ آئندہ درج کی جائیگی۔ تقریر کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ اور پھر نماز مغرب مسجد نور میں پڑھائی۔ نماز کے بعد اسی مسجد میں رونق افروز ہو کر دونوں اصحاب کو بیعت لینے کی اجازت بخشی۔ اور بعض اور ضروری اور اہم نصائح فرمائیں۔

۲۷ جون کی صبح کو دار الامان سے ان مجاہدین کی روانگی تھی۔ دونوں مدارس کے طلباء معہ اساتذہ اور بعض دوسرے اصحاب صبح سویرے ہی سڑک کے موڑ پر پہنچ گئے۔ اور آٹھ بجے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معہ مجاہدین اور دیگر اصحاب روانہ ہوئے۔ مقام الوداع پر پہنچ کر حضور نے تمام مجمع سمیت دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور اسکے بعد مجاہدین کے ساتھ معانقہ فرمایا۔ چونکہ وقت تنگ تھا اور مجمع کثیر۔ اس لئے سب اصحاب معانقہ نہ کر سکے حضور نے [illegible] کوشے احباب کی دور دور قطار میں سے

مجاہدین کی طرف دیکھتے رہے۔ اور جب انکے تانگے روانہ ہوگئے تو حضور واپس تشریف لے آئے۔ اگرچہ تانگہ موجود تھا۔ اور سورج سامنے ہونے کی وجہ سے گرمی بھی زیادہ تھی لیکن حضور پیدل ہی تشریف لائے۔ الوداع کے وقت مولوی جلال الدین صاحب بوجہ رقت بات بھی صاف طور پر نہ کر سکتے تھے۔ احباب خاص طور پر دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ان مجاہدین کو اپنے دین کی خدمت میں کامیاب بامراد کرے۔ ہر طرح امن دامان میں رکھے اور کامران ہم میں لائے۔

عید جمعرات کو ہوگی

چونکہ پیر کی شام کو قادیان میں باوجود مطلع صاف ہونے کے چاند نظر نہ آیا۔ اسلئے ۲۷ جون جناب حافظ روشن علی صاحب نے بجیثیت مفتی نماز جمعہ کے بعد مسجد اقصےٰ میں اعلان کیا کہ بیرونی دنیا میں جن احباب نے پیر کی شام کو چاند دیکھا ہو وہ شہادت دیں۔ کافی شہادتیں رویت ہلال کی بہم پہنچ گئیں۔ اور آپ نے رسماً اعلان کر دیا کہ عید بروز جمعرات ۲ جولائی کو ہوگی۔ بیرونی احباب بھی اس سے مطلع رہیں۔

عید اضحیٰ کی آمد پر محتاجوں کی امداد

خدا تعالےٰ کے فضل سے عید اضحیٰ میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں - اس دن بہت لوگ ہوں گے - جو اپنے بچوں کو قسم قسم کے قیمتی کپڑے پہنا کر خوشیاں منائینگے - پھر بہت ہو نگے جو اپنے جگر گوشوں کو خوش ذائقہ مٹھائیاں - اور لذیذ چیزیں کھانے کے لئے خرید کر دیں گے - لیکن احباب کرام بہت سے ننھے ننھے بچے جن کے والدین ان کو داغ مفارقت دے کر یتیمی اور کس مپرسی کی حالت میں چھوڑ گئے - وہ اس دن حسرت واندوہ کا شکار ہوں گے - اگر بچوں کے والدین ان کو دماغ جدائی نہ دے جاتے - تو یہ بچے بھی اپنے دل کے ارمان اسی شوق کے ساتھ نکالتے - لیکن مشیت خداوندی میں یہ مقدر تھا - کہ وہ لاوارثی و یتیمی کی کٹھن منزل میں پڑ کر دنیا کے لوگوں کو اپنے پر درد نظارہ سے ایک عبرتناک سبق سکھائیں - اور ان پر یہ بات واضح کر دیں - کہ ان بچوں کی کیا حالت ہوتی ہے جن کے سر پر ان کے شفیق والدین کا سایہ اٹھ جاتا ہے -

آپ لوگ جو ایک برگزیدہ انسان کی جماعت ہیں - آپکے دلوں میں دنیا کے سب لوگوں سے زیادہ رحم کے جذبات ان بچوں کے لئے جوش زن ہونے چاہئیں - اور آپ لوگ جو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے اس زمانہ میں کھڑے کئے گئے ہیں - آپ کو یتیموں - لاوارثوں - بیواؤں اور معذوروں کا خاص خیال رکھنا اور صحابہ کرامؓ کی طرح یؤثرون علےٰ انفسہم کے مصداق بنتے ہوئے انکی خوشی کو اپنی خوشی پر مقدم کرنا چاہیئے - یا کم ازکم ان کو خوشی میں شریک ضرور کرنا چاہیئے - اور یہ اس طرح ہو سکتا ہے - کہ قربانی کی کھالیں اور عید فنڈ خاص اہتمام کے ساتھ وصول کر کے اس رقم کو جلد یہاں بھیجدیں - کیونکہ ہر سال یتیموں غرباء معذوروں اور بیواؤں کے لئے عیدین کے خرچ پر کثیر رقم خرچ کیا جاتا ہے - کہ احباب اپنے اپنے مقام پر قربانی کی کھالوں کو فروخت کر کے انکی قیمت ارسال فرمائیں گے ہماری جماعت خدا کے فضل سے ایک نبی کی جماعت اور قوم ہے - اس لئے اس کا یہ فرض اولین ہے - کہ وہ نیکی میں آگے بڑھے - اور اپنے معذور بھائیوں کی امداد میں کسی طرح کی کمی نہ ہونے دے - اور مجھے یقین ہے کہ اس سال سب پہلے سالوں سے زیادہ اس طرف توجہ کی جائے گی - کیونکہ اس صیغہ کی آمد بہت کم ہوتی ہے اور ضروریات برابر بڑھ رہی ہیں - والسلام -

عبد المغنی ناظر بیت المال قادیان ۲۵/۶/۲۵

اخبار احمدیہ

کتب مسیح موعود کا امتحان

امسال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی کتب کا امتحان ماہ نومبر ۱۹۲۵ء میں ہونا تجویز ہوا ہے - امتحان تحریری ہوگا - سوالات مندرجہ ذیل طریق پر ہوں گے :-

(۱) فلاں بات کے حضرت صاحب نے کیا دلائل دئے ہیں

(۲) فلاں آیت کی کیا تعبیر کی ہے -

(۳) فلاں اعتراض کس طرح رد کیا ہے -

مرزا شریف احمد ناظر تعلیم و تربیت قادیان :-

معذرت

اسی اخبار کا صفحہ ۳/۶ چھپ رہا تھا - جو ناگاہ مشین کا ایک ضروری پرزہ ٹوٹ گیا - جس کے ڈھلوانے اور فٹ کروانے میں اب تک کام بند رہا - اس لئے یہ اخبار **۲ جولائی** کو شائع ہوا :-

الفضل کے وی پی

اس پرچہ کیساتھ بارھویں جلد ختم ہو رہی ہے - اگلا پرچہ نئی جلد کا ہوگا - اس موقعہ پر اکثر خریداران الفضل کا سالانہ چندہ ختم ہو جاتا ہے - پس ایسے تمام احباب کے نام جن کا حساب ۳۰ جون تا ۱۸ جولائی ختم ہوتا ہے - وی پی کئے جائیں گے - امید ہے - کہ سب صاحبان وی پی وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں گے -

ہر مہینے وی پی واپسی کی وجہ سے کچھ نہ کچھ خریدار کم ہو جاتے ہیں - سالانہ وی پی میں اگر خاص جوش کے ساتھ ان کو وصول نہ کیا گیا - تو الفضل کے خریداروں میں بہت کمی ہو جائے گی - کیونکہ ہم بغیر وصولی قیمت پیشگی اخبار جاری نہیں رکھ سکتے - امید ہے آپ مربیانہ توجہ سے کام لیں گے - اور دو سو خریدار کی گذشتہ کمی کو بھی پوری کر دیں گے - ہمت مرداں مدد خدا -

خاکسار مینیجر

Mufti Mohammad Sadiq
Ahmadia Community,
Qadian, Batala, India
Heartiest thanks for kind
Congratulations which
deeply touched me.
Boris R.

ترجمہ :- آپکی مبارکباد کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں :-

حضرت مولوی شبیر علی صاحب کے والد صاحب کا انتقال

بندہ کے والد بزرگوار مولوی نظام الدین صاحب ۲۳ جون ۱۹۲۵ء کو مقام سرگودہ میں اس عالم فانی سے رحلت فرما گئے - انا للّٰہ وانا الیہ راجعون - تمام جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں بندہ کی درخواست ہے - کہ بندہ کے والد مرحوم کا جنازہ غائبانہ پڑھ کر اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرما کر بندہ کو ممنون فرما دیں -

خاکسار شبیر علی عفی اللہ عنہ

اعلان نکاح

مورخہ ۲۳ جون بعد نماز مغرب جناب حافظ روشن علی صاحب نے مولوی ظفر الاسلام صاحب ولد مولوی محمد علی صاحب بدو ملہوی کا نکاح صغریٰ بیگم بنت شیخ محمد علی صاحب ساکن مثانیاں حال وارد سکندر آباد ضلع ملتان سے ۲۰۰ روپیہ مہر پر پڑھا - اللہ تعالےٰ فریقین کے لئے مبارک کرے :-

ضرورت ملازمین

(۱) ایک دو احمدی سب اسسٹنٹ سرجنوں کی ضرورت ہے احمدی سب اسسٹنٹ سرجن جو بے روزگار ہوں - وہ اپنی درخواست معہ نقول سرٹیفکیٹ ڈیوٹی یا کارکردگی بغیر کسی کو ایڈریس کئے اور امور عامہ سے اطلاع پانے کا حوالہ دئے بغیر میرے پاس فوراً بھیجدیں -

(۲) ستمبر کے مہینے میں اوورسیر اور سب اوورسیروں کی ضرورت گورنمنٹ کو غالباً ہوگی - احمدی احباب اپنے اپنے جماعتوں سے تصدیق کرا کر فہرست مجھے معہ پورے پتہ کے بھیجدیں - تاکہ ضرورت کے وقت میں انہیں اطلاع دے سکوں -

ذوالفقار علی خان - ناظر امور عامہ قادیان -

شاہ بلغاریہ کا تار

شاہ بلغاریہ پر جب کسی نے گولی چلائی تھی - اور وہ بچ گیا تھا - تو ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے مبارکباد کا تبلیغی خط لکھا تھا - اس کا جواب تار میں آیا ہے - اور وہ حسب ذیل ہے :-

S. ofia Palais.

درخواست دعا

میرے ایک دوست جو مخلص احمدی ہیں - قریباً ڈیڑھ دو ماہ سے بعارضہ بخار سل بیمار ہیں ...

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل
قادیان دارالامان ۔ ۳۰ جون ۱۹۲۵ء

ہندوستان میں تبلیغ اسلام

(از جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ)

سید البشر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بُت پرست عربوں میں پیدا ہو کر چالیس سال کی عمر میں توحید الٰہی اور اپنی نبوۃ کا اعلان فرمایا۔ اس وقت کے عربوں کے حالات موجودہ ہندوؤں سے بہت کچھ ملتے جلتے تھے۔ لیکن تیرہ سال کے اندر اندر تمام عرب میں پیغام اسلام ایک شور برپا کر دیتا ہے۔ اور حضور کی عمر نبوت یعنی تئیس سال کے اندر اندر تمام عرب اللہ اکبر کی دلکش اور بارعب آواز سے گونج اٹھتا ہے۔ پھر حضور کے رحلت فرما جانے کے بعد اسلام حیرت انگیز سرعت سے دُنیا کے چاروں طرف پھیلنا شروع ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ عرب یک قلم مسلمان ہو گیا تھا۔ اسی طرح فارس کی پُرانی تہذیب کے دلدادہ پہاڑی اُجڈ افغان اور بلوچستان کے بادیہ نشین سب کے سب مسلمان ہو جاتے ہیں لیکن اس عظیم الشان روحانی رو کے ہندوستان میں داخل ہوتے ہی صورت حالات بدلتی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوازم اسلام کا ایک ہزار سال سے متواتر مقابلہ کر رہا ہے۔ اور اتنا لمبا عرصہ گذر جانے کے بعد بھی اسلام ابھی ہندوستان میں حالت خطرہ سے نہیں نکلا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے۔ کہ مسلمان ہندوستان میں قرون اولیٰ کے گذر جانے کے بعد داخل ہوئے۔ اور ہندوستان میں داخل ہونیوالے مسلمانوں میں اور فارس میں داخل ہونے والے مسلمانوں میں وہی فرق ہے۔ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور محمد غوری میں ہے ؛

دوسرا سبب جو میری رائے میں اصل سبب ہے۔ وہ یہ ہے کہ مسلمان ہندو دھرم کو ایک مذہب سمجھ کر حملہ کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک خاص قسم کا تمدن ہے۔ نہ کہ مذہب۔ [illegible]ٹ اصل نشانہ پر نہیں پڑی۔ اور اب تک وہی غلطی [illegible]ہے۔ دوسرے مذاہب میں اصل چیز عقائد ہوتے اگر ان عقائد کو غلط ثابت کر دیا جائے۔ تو اہل مذہب [illegible] مذہب کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اگر ایک یہودی پر یہ ثابت کر دیا جائے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نبوت شرعی ختم نہیں ہو گئی۔ اور یہ کہ نبوت کو یہودی قوم میں محدود کر دینا غلط عقیدہ ہے۔ تو وہ اسلام پر غور کرنے کے لئے تیار ہو جائیگا۔ اور غالباً قبول کر لیگا۔ اسی طرح ایک عرب پر جب یہ ثابت ہو جاتا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے شرکاء قرار دینا خطا کاری ہے۔ تو وہ مسلمان ہو جاتا یہی حالت ایک عیسائی کی ہے۔ جب اس پر انسان پرستی کی غلطی ظاہر کر دی جائے۔ تو وہ مسلمان ہو جاتا ہے اسی طرح پیروان زرتشت اور بدھ کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہندوازم کو عقائد سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ چند تمدنی اصول اور نسلی امتیاز کی باتیں ہیں۔ یعنی ذات پات کا امتیاز اور مسئلہ چھوت۔ جو شخص ان پر عمل کرتا ہے۔ اور ان کو مانتا ہے۔ وہ ہندو ہے۔ عقائد کے متعلق اس کو پورا اختیار ہے۔ کہ جو چاہے رکھے ہندو دھرم میں اصل بات یہ نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق یا حشر و نشر کے متعلق یا ملائکہ اور انبیاء اور وحی و الہام کے متعلق ان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیئے خدا کو ایک ماننے والا بھی ہندو ہے۔ اور دنیا کی وہ تمام اشیاء جن پر انسان کی نظر پڑ سکتی ہے۔ ان کو پوجنے والا بھی ہندو ہے۔ خدا کو ماننے والا بھی ہندو ہے اور خدا تعالےٰ کا قطعی طور پر انکار کرنے والا بھی ہندو ہے ویدوں کو اللہ تعالیٰ کا کلام ماننے والا بھی ہندو ہے اور انکو ایک لچر اور بے سود کتاب ماننے والا بھی ہندو ہے۔ آواگون کو ماننے والا بھی ہندو ہے۔ اور اس کا منکر بھی ہندو ہے۔ ماس خوری کو مہا پاپ سمجھنے والا اور گوشت کھانے والا دونو ہندو ہیں۔ اور دونو ہندو سوسائٹی کی آغوش میں امن سے زندگی بسر کرتے ہیں لیکن جونہی کہ ہندوؤں میں کا ایک فرد ذات پات کے امتیاز کو ترک کر کے ہندوؤں کے کھان پان بیاہ شادی وغیرہ کے قواعد کو عملی رنگ میں توڑتا ہے۔ فوراً ہندو برادری سے خارج کر دیا جاتا ہے ؛

پس چونکہ ہندوازم کو مذہبی عقائد کی پابندی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے عقائد پر ان سے بحث کرنا چنداں مفید نہیں ہوتا۔ ہندو دھرم کا اصل محور ذات پات یا نسلی تقسیم ہے۔ چھوت چھات کے مسئلہ کا انحصار بھی مسئلہ ذات پات کی تقسیم پر ہی ہے۔ اسی سے چھوت اور اچھوت کا فیصلہ ہوتا ہے۔ یہی مسئلہ اسبات کا حل کرتا ہے۔ کہ پروہت کون ہے۔ راجا کون ہے۔ اور پرجا کون ہے۔ اسی سے اقوام کی شادی بیاہ۔ سرداری و غلامی عزت و ذلت۔ دولت و غربت۔ علم و جہالت کا فیصلہ ہوتا ہے نہ کہ انکے عقائد اور اخلاق یا علمیت و قابلیت سے اسی وجہ سے ہندو دھرم کو برہمن مت بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس مت میں برہمن کو ترجیح دی گئی ہے۔ اور اس بات کو مانا گیا ہے۔ کہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب برہمنوں کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ایک شخص خدا کے انکار سے ہندو رہ سکتا ہے۔ لیکن برہمن کی برتری کا جو شخص عملی طور پر انکار کرے۔ وہ ہندو نہیں رہ سکتا۔ اس لئے ایک ہندو کے ساتھ مذہب پر گفتگو کرتے ہوئے بجائے اسکے کہ مذہبی عقائد پر بحث ہو۔ زیادہ تر مسئلہ جنم اور ذات پات کی قباحتوں اور نقصانات پر بحث ہونی چاہیئے۔ اور اس سے ہندوستان کو بحیثیت ملک اور ہندوؤں کو بحیثیت قوم جو نقصانات ہوئے ہیں۔ انہیں وضاحت سے بیان کیا جائے۔ اس وقت ہندوؤں کا ملکی جذبہ جوش میں ہے اور جس چیز سے ملک ہند کی عزت و توقیر کو نقصان پہنچا ہے۔ اس سے ہندو ضرور متنفر ہو جائینگے۔ اور ہندو دھرم اور برہمنوں سے متنفر ہونے کے بعد سوائے اسلام کے ان لوگوں کے لئے اور کوئی جائے پناہ نہیں ہوگی۔ کیونکہ ہندو جاتی کی کمزوری کا سوائے اسلام کے اور کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔ اسلئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

یہ امر کہ ذات پات کا مسئلہ ہندو قومی ترقی میں کس قدر اور کس طرح حارج ہوا ہے۔ اور کس طرح ہندو قوم کو اس کے نقصانات سے آگاہ کیا جا سکتا ہے۔ اسکے متعلق میں کسی دوسرے مضمون میں بیان کروں گا۔ احباب کو چاہیئے قبل اسکے کہ میں وہ مضمون لکھوں۔ خود بھی اس بارے میں غور و فکر سے کام لیں۔ اور جو تجاویز ان کے ذہن میں آئیں۔ ان سے مجھے آگاہ کریں ؛

گاندھی جی کا اثر ہندو مسلمانوں پر

ایک وقت تھا۔ جب گاندھی جی کو نہ صرف ہندوستان کا بے تاج بادشاہ قرار دیا جاتا تھا۔ بلکہ عوام کا ان کی طرف رجوع دیکھ کر اُردوں نے یہاں تک کہدیا تھا کہ بانی اسلام (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے بھی ان کا درجہ بڑھ کر ہے۔ حالانکہ گاندھی جی کی ہر دلعزیزی کی بنا صرف اس امر پر تھی۔ کہ وہ عوام کی خواہشات اور تمناؤں کی رو میں بہے رہے تھے۔ اور جو کچھ ہندو مسلمان۔ سکھ۔ آریہ چاہتے تھے۔ وہی دلانے کا ذمہ اٹھا رہے تھے۔ ایسی صورت میں عوام پر ان کے اثر

اور سوخ کو ان مقدس اور مطہر ہستیوں کے مقابلہ میں پیش کرنا نہایت ہی لغو حرکت تھی - جو دنیا کی رو کے خلاف میں کر اور لوگوں کی خواہشات کے خلاف ان سے منوا کر کامیابی حاصل کرتے ہیں - لیکن نادانوں نے اس بات کی کچھ پروا نہ کی - اور جوش عقیدت سے اندھے ہو کر وہ کچھ کہا - جس کا دعویٰ خود گاندھی جی کو بھی نہ تھا - کہ اب وہ وقت آگیا ہے جب عوام اپنی خواہشات میں ناکامی دیکھ کر گاندھی جی سے برگشتہ ہو گئے - اور انہیں ہندو سبھا دہلی کی اس التجا پر کہ مسلمانان دہلی کو پہاڑی دھیرج کے رستہ قربانی کی گائے لیجانے سے روکا جائے - یہ کہنا پڑا -

"میں نہیں سمجھتا - کہ میں کیا کروں - میں اب ہندو مسلمانوں پر کسی اثر کا مدعی نہیں ہوں - اور اگر اثر ہوتا - تو میں ہندوؤں کو مشورہ دیتا - کہ اگر مسلمان تمہاری حسیات کو زخمی کرتے ہیں - تو تم برداشت کرو - اور مسلمانوں سے میں کہتا - کہ تمہارا مذہب تو تمہیں یہ نہیں سکھاتا - کہ تم قربانی کے جانوروں کو ایسے راستہ سے لیجاؤ - کہ ہندوؤں کے جذبات کو ٹھیس لگے - اور انہیں صدمہ ہو - اس لئے تم اپنے مذہبی فرائض ادا کرو - اور ہندوؤں کے مذہبی جذبات کا لحاظ کرو - ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں سے میں کہوں گا - کہ تم دونوں گورنمنٹ کی مدد خصوصیت سے مذہبی معاملات میں حاصل کر کے اپنی توہین کرتے ہو" (ہمدرد ۱۷ جون ۱۹۲۵ء)

اس جواب کے ابتدائی الفاظ ظاہر کر رہے ہیں - کہ اب ہندو مسلمان گاندھی جی کے کس قدر معتقد رہ گئے ہیں - کہ وہ ان سے اپنی معمولی سی بات منوانے کی بھی توقع نہیں کر سکتے -

ہمارے نزدیک جس طرح گاندھی جی کو عروج کے زمانہ میں مقدس ہستیوں سے نہ صرف تشبیہ دینا بلکہ ان سے بڑھ کر سمجھنا سخت غلطی تھی - اسی طرح اب جبکہ انہیں اپنے اصل مدعا یعنی سوراجیہ کے حصول میں کامیابی نہیں ہوئی - انہیں ہندو مسلمانوں کا اس درجہ نظروں سے گرا دینا بے ہودگی ہے - جو قوم اپنے لیڈر کے ساتھ اس کی ناکامی کے وقت اس طرح طوطا چشمی سے کام لے سکتی ہے - اسے کوئی حق نہیں ہے - کہ صفحۂ دنیا پر عزت و توقیر حاصل کر سکے - اور اپنے مدعا اور مقصد میں کامیابی کا منہ دیکھ سکے کامیاب وہی لوگ ہوتے ہیں - جو عسر و یسر میں اپنے راہنما کی تقلید کرتے ہیں - مگر مشکل یہ ہے - کہ ایسے جاں نثار سوائے حقیقی مصلحین کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکتے ؛

چودھویں صدی کے مولوی

"زمیندار" کی سرکار سے آج کل حنفی "علمائے کرام" کو جو خطابات مل رہے ہیں - ان میں سے ایک بالکل اچھوتا مگر معنی خیز خطاب "دجال" بھی ہے - چنانچہ ۱۶ جون کے "زمیندار" میں ان علماء کا ذکر خیر حسب ذیل عنوانوں کے ماتحت کیا گیا ہے -

"دجال کا خروج"

"اہل ایمان ہوشیار ہو جائیں"

"حذر زبیعت بیرے کہ مرد غوغا ئیست"

میں اس کے متعلق صرف اتنا دریافت کرنا چاہتا ہوں - کیا "زمیندار" نے حنفی علماء کے دجال ہونے کا بقلم جلی اعلان کرتے ہوئے وہ تمام علامات ان میں دیکھ لی ہیں جو دجال کے متعلق آج تک بیان کی جاتی تھیں - مثلاً یہ کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا - وہ ایک طول طویل گدھے پر سوار ہوگا - اس کے ساتھ بہشت و دوزخ ہوگا - اپنے معتقدین کو بہشت میں داخل کریگا - اور منکرین کو دوزخ میں - وہ مردوں کو زندہ کریگا - جب چاہیگا - بارش برسائیگا - جب چاہیگا - روک دیگا - زمین کو حکم دیگا - تو وہ اپنے خزانے نکال کر اسکے سامنے رکھ دیگی ؛

اگر یہ اور اسی قسم کی دیگر علامات اپنے ظاہری رنگ میں پوری ہوتی دیکھ کر "زمیندار" نے حنفی علماء کو "دجال" قرار دیا ہے - تو اس نے مسلمانان عالم کی جو ایسے دجال کی آمد کے مدت سے منتظر بیٹھے ہیں - بہت بڑی خدمت انجام دی ہے - لیکن سوال یہ ہے - کہ اب جبکہ "دجال کا خروج" ہو چکا ہے - تو وہ "مسیح موعود" کہاں ہے - جس کا فرض اس دجال کو قتل کرنا ہے - کیا "زمیندار" کا کام صرف "دجال" کا پتہ لگانا ہے - یا "مسیح موعود" کی تلاش کرنا بھی -

مگر مشکل یہ ہے - کہ "دجال" تو "زمیندار" کو اپنے گھر سے ہی ہاتھ آگیا - اور "مسیح" تو آسمان پر بیٹھے ہیں - اور اگر اترے بھی - تو پہلے اپنی امت (عیسائیوں) کی خبر گیری کے لئے تشریف لے جائیں گے - جو ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے - اس لئے "زمیندار" بیچارہ انہیں کہاں کہاں تلاش کرتا پھرے - اس دردسری سے بچنے کے لئے غالباً مسلمانوں کو یہی مشورہ دیگا - کہ مسیح کے دستیاب ہونے کا خیال چھوڑ کر "دجال" کے آگے سر تسلیم خم کر دو - کہ اب اس کے سوا چارہ نہیں - کیونکہ "دجال" آگیا اور اپنے تمام لاؤ لشکر کے ساتھ آگیا - مگر حضرت مسیح کا کہیں پتہ نہیں - نہ معلوم وہ کہاں قلعہ بند ہو گئے -

میں پوچھتا ہوں - کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے جسے خدا تعالیٰ نے خیر امت ہونے کا خطاب بخشا - "دجال" تو پیدا ہو سکتے ہیں - مگر "مسیح موعود" نہیں پیدا ہو سکتا -

"زمیندار" حنفی علماء کو "دجال" قرار دے رہا ہے - امیر علی کو "ابن دجال" (زمیندار ۱۶ جون) بتا رہا ہے - لاہور اور دہلی کے علماء کو "دابۃ الارض" (زمیندار ۱۷ جون) کہہ رہا ہے - حالانکہ یہ سب امت محمدیہ کے افراد کہلاتے ہیں - لیکن ان کے مقابلہ میں یہ کہا جاتا ہے - کہ "مسیح موعود" امت محمدیہ میں سے نہیں - بلکہ بنی اسرائیل میں سے ہوگا - گویا امت محمدیہ تو نعوذ باللہ دجال - ابوجہل - اور دابۃ الارض بننے کے لئے رہ گئی ہے - اور ہر قسم کا شرف اور بزرگی بنی اسرائیل کے حصہ آگئی ہے - کہ انہی میں سے مسیح موعود آئیگا -

دردمند مسلمان غور کریں - اور دیکھیں کہ آج کل کے مولوی اور مولانا اسلام اور امت خیر الانام کے لئے کس درجہ نقصان رساں ثابت ہو رہے ہیں - کوئی بات ان کے منہ سے ایسی نہیں نکلتی - جو اسلام کے لئے مفید ہو - اور کوئی حرکت ان کی ایسی نہیں - جو مسلمانوں کیلئے فائدہ بخش ہو - وہ خود گمراہی اور ضلالت کے نہایت تاریک اور گہرے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں - اور دوسروں کو بھی اس میں کھینچ کر گرانے کی کوشش کر رہے ہیں -

"زمیندار" میں چند دن ہوئے حنفی مولوی صاحبان کو شیطان بشکل انسان تو قرار دیا ہی جا چکا ہے - اب شیطان سے بھی بڑھا دیا گیا ہے - چنانچہ ارشاد ہوتا ہے -

وہ کام لائے جو شیطان کی عقل چکر میں
خرد ہمارے یہ مفتی امام کر لیں گے

(زمیندار ۱۸ جون)

حیرت ہے جن لوگوں کے امام اور مفتی شیطان کے کان کترتے ہوں - وہ بھی کسی مصلح ربانی کی ضرورت نہ سمجھیں

"زمیندار" (۱۷ جون) رقمطراز ہے :-

"بدقسمتی سے بعض درویش و رہبان ایسے پیدا ہو گئے ہیں - جو علماء یہود کے ساتھ مشابہت تامہ رکھتے ہیں ... جب مسلمان درویش اور رہبان علماء یہود سے ...

مولوی ظفر علیخاں مرتد کی حیثیت میں

حضرت مسیح موعود کی صداقت کا یہ بھی ایک زبردست ثبوت ہے۔ کہ جس قسم کا الزام کسی دشمن نے آپ پر یا آپ کی جماعت پر لگانا چاہا۔ اسی قسم کے الزاموں میں دشمن خود مبتلا ہو کر مخذول و ملعون ہوتے ہوئے زمانہ نے دیکھے ہیں۔

اس کے ثبوت میں بیشمار ایسے واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اور دکھایا جا سکتا ہے۔ کہ کس طرح فلاں فلاں مخالف نے یہ یہ الزام حضرت اقدس پر یا آپ کے متبعین پر لگائے۔ اور بالآخر کس طرح وہ خود انہیں الزاموں میں مبتلا ہو کر ذلیل و خوار ہوئے۔ لیکن اس وقت میں تفصیل میں پڑنا نہیں چاہتا۔ اسے کسی آئندہ وقت پر بشرط ضرورت اٹھا رکھتا ہوں۔ اس وقت مجھے ایک تازہ واقعہ کے متعلق مختصراً کچھ عرض کرنا ہے ؛

گذشتہ ماہ اگست کے آخر میں جو واقعہ عظیم سرزمین کابل میں ہوا۔ اور اس کے بعد اس ملک میں دو اور بیگناہوں کی جو شہادت وقوع میں آئی۔ دنیا کے گوشہ گوشہ سے کابل کے اس انسانیت سوز فعل کے خلاف پروٹسٹ ہوا۔ گورے و کالے نے اس کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ مسلمان و ہندو۔ یہودی اور عیسائی نے متفقہ طور پر اس کی مذمت کی۔ لیکن ہائے افسوس مسلمان کہلانیوالوں میں سے بعض نے اس فعل کو پسند کیا۔ نہیں بلکہ ضروری تعلیم اسلام اور جزو دین قرار دیکر دنیا کی نظروں میں اسلام جیسے دین کو ذلیل کرنے کی سعی نامسعود کی۔

اس حرکت مذموم میں سب سے پیش پیش رہنے والے مولوی ظفر علی خاں ایڈیٹر "زمیندار" تھے۔ جنہوں نے مضامین کے لمبے سلسلہ سے اپنے اخبار کے صفحات سیاہ کئے۔

لیکن تصرف قدرت ملاحظہ ہو۔ مولوی ظفر علیخاں صاحب کے قلم کی سیاہی بھی ہنوز خشک نہ ہونے پائی تھی۔ کہ "حزب الاحناف" نے لاہور میں "دفتر زمیندار کے سامنے" اجلاس منعقد کر کے فتویٰ دیا۔ کہ:

"ظفر علیخاں کافر ہو گیا۔ اور اس کی بیوی پر طلاق ہو گئی اور اس کو حق حاصل ہے۔ کہ بلا عدت کسی دوسرے سے نکاح کر لے"

نیز یہ کہ:-

"جو شخص ظفر علی خاں کے کافر ہونے میں شک کرے گا۔ وہ بھی کافر ہو گا۔ اور اس کی بیوی پر بھی طلاق وارد ہو گی"

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم
(حضرت مسیح موعود)

روزانہ انگریزی اخبار مسلم اوٹ لک لاہور مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۲۵ء میں "مکتوبات بنام ایڈیٹر" کے زیر عنوان دو مکتوب شائع ہوئے ہیں۔ جن کا اردو ترجمہ درج ذیل کرتا ہوں۔ امید ہے احباب دلچسپی سے مطالعہ فرمائیں گے۔ میں اپنی طرف سے اس سے زیادہ مولوی ظفر علی خان صاحب کو کچھ نہیں کہنا چاہتا:-

جو خدا کا ہو ؛ سے لڑکا ر نا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

پہلا خط حسب ذیل ہے :-

"جناب (ایڈیٹر صاحب مسلم اوٹ لک) مجھے معلوم ہوا ہے کہ سنی علماء نے جن کا اجتماع گذشتہ ایام میں لاہور میں ہوا تھا۔ زمیندار کے مولوی ظفر علی خاں کے متعلق "منکر اسلام و مرتد" کا فتویٰ دے دیا ہے۔ چونکہ مولوی ظفر علی خاں ارتداد کی سزا سنگساری ثابت کرنیکی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے۔ کہ مولوی ظفر علی غالباً منشی پارک میں عنقریب سنگسار کئے جائیں گے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ہم اس سزا کو نظر انداز بھی کر دیں۔ لیکن قوانین اسلام کا نفاذ بہر حال ضروری ہے۔ یہ قوانین کسی شخصیت کا لحاظ نہیں جانتے۔ لہٰذا اب مولوی ظفر علی خاں کو ضرور مرتد کی موت مرنا پڑے گا۔ چونکہ مجھے اس معاملہ میں خاص دلچسپی ہے۔ اس لئے اگر آپ کے ناظرین میں سے کوئی صاحب یا مولوی صاحب خود براہ مہربانی مجھے ٹھیک تاریخ وقت اور جائے سنگساری کے متعلق مطلع کریں۔ تو میں ممنون ہوں گا۔ کیونکہ میں وہاں حاضر ہونے کی خواہش رکھتا ہوں۔

مولوی ظفر علی خاں نے ایک کوڑی سے زیادہ مضامین "اسلام میں مرتد کی سزا" پر لکھ کر حنفیوں کی منظم خدمت کی۔ مگر کیا اس کا کچھ صلہ نہ ملے گا۔ اور کیا یہ مولوی صاحب کی غلطیوں کا کفارہ نہ ہو گا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ حنفی علماء بالآخر رحم کھائیں گے۔ اور انہیں یوم قتل سے پیشتر کچھ وقفہ دیا جائے گا۔ اگر ایسا ہوا۔ تو غالب کی مشہور پیشگوئی پوری ہو جائے گی:-

تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑینگے پرزے
دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشہ نہ ہوا

دوسرا خط یہ ہے :-

"جناب (ایڈیٹر صاحب مسلم اوٹ لک) آپ اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں ملاؤں کی "عادت کافر گری" کی مذمت کرنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ مگر مولوی ظفر علی خاں کے خلاف مہم تیار کرنے میں انہوں نے کچھ بھی خلاف توقع نہیں کیا۔ یہی ان کا سامان دلبستگی ہے۔ جیسے ہمیشہ وہ چاہتے ہیں۔ مگر سوال کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے . . . . . اور اسی پر میں اس وقت بحث کرنا چاہتا ہوں ؛

آپ کے ناظرین جانتے ہونگے۔ کہ مولوی ظفر علیخاں پچھلے ایام میں کابل کی سنگساری کی زبردست تائید و حمایت کرتے رہے ہیں۔ بلکہ وہ اس کی حمایت میں سب سے بڑھ چڑھ کر وکالت کرتے رہے ہیں۔ اور اپنے اخبار زمیندار میں اس سزا کو جائز ثابت کرنے کے لئے سترہ لمبے آرٹیکل لکھنے کی تکلیف برداشت کر چکے ہیں۔

انکی بڑی دلیل یہ نہیں تھی۔ کہ قرآن کریم میں ارتداد کی سزا کے متعلق حکم ہے۔ نہ ہی یہ کہ حدیث شریف اس کی تائید کرتی ہے۔ بلکہ یہ تھی کہ یہ ان کا فتویٰ ہے جن کو اصطلاح مذہب میں علماء اسلام کہتے ہیں۔

جب لاہور اور دہلی کے مولوی محمد علی صاحب جیسے اشخاص نے کابل و دیوبند کے ملاؤں کے خیالات کا رد کیا۔ تو مولوی ظفر علی خاں بہت چین بجبیں ہوئے۔ اور ان کو معاملات مذہب سے ناواقف اور عام آدمی قرار دیکر کہا۔ کہ صرف علماء ہی جو مذہبی علم کے وسیع سمندر سے سیراب شدہ ہیں۔ اس امر میں مختار کل ہیں۔

اگر مولوی ظفر علی خاں اپنے آپ کو عام آدمیوں سے علیحدہ تصور نہیں کرتے۔ تو انہیں تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ لوگوں کا حق ہے۔ کہ ان سے پوچھیں۔ وہ اپنے تسلیم کردہ قانون پر خود عمل کرنے پر کس قدر تیار ہیں۔ حزب الاحناف نے جو یقیناً دیوبندیوں کی طرح ایک بڑی جماعت ہے۔ ایک جلسہ عام میں اپنے فتویٰ کا اعلان کیا ہے۔ اور یہ لوگ مولوی ظفر علی خاں کے تسلیم کردہ قاعدہ کے موجب مذہبی امور میں مختار کل ہیں۔ جبکہ انہوں نے ایڈیٹر زمیندار کے کفر کا فتویٰ دے دیا ہے۔ اس حالت میں واجبی طور پر پبلک معلوم کرنے کی خواہشمند ہے۔ مولوی صاحب اب کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔

کافر ہونے سے وہ مرتد از دین اسلام ہو گئے۔ اور مرتد ہونے سے لائق سنگساری ہونا (جس سزا کی وہ خود حمایت کرتے رہے ہیں) لازمی ٹھہرا۔

اگر حکومت انگلشیہ کی طاقت ان کی حفاظت نہ کرتی تو مسلمانوں کا کوئی مجمع انہیں پکڑ لینے اور سنگساری کے ذریعہ مار ڈالنے میں بالکل حق بجانب ہوتا۔ کیونکہ وہ زید و بکر کے لئے علیحدہ علیحدہ دو مختلف قوانین پر یقین نہیں کر سکتے۔ اب دیکھئے مولوی صاحب اس خیال کو کس قدر پسند کرتے ہیں!

مولوی صاحب کو چاہیئے۔ کہ علماء کے فتویٰ کی عزت کرنے میں کم از کم مقدور بھر دریغ نہ کریں۔ اگر حکومت انگریزی

کے زیر فرمان سنگساری یا عمل درآمد کیا جا سکتا ہو۔ تو مولوی صاحب دو باتوں پر تو بغیر کسی خطرہ کے عمل کر سکتے ہیں۔ مثلاً علماء نے فتوی دیا ہے۔ کہ ان کی بیوی کو خود بخود طلاق ہو گئی ہے۔ اب مولوی صاحب بغیر کسی ملکی قانون کے خطرہ کے اسے بخوشی تسلیم کر سکتے ہیں۔ اگر وہ یہ یقین رکھتے میں صادق ہیں۔ کہ مذہبی معاملات میں علماء کی رائے آخری فیصلہ ہوتا ہے۔ تو انہیں کسی عذر نامعقول کی بنا پر یہ تلخ پیالہ نہ ٹالنا چاہیئے۔ اور یہ تو صاف بات ہے۔ کہ کم از کم ان مسلمانوں کی نظروں میں جو ان کی طرح علماء کے اختیار کو تسلیم کرتے ہیں مولوی صاحب اپنی بیوی کا جائز خاوند ہونے کا حق زائل کر چکے ہیں۔ دوسرا امر جو وہ کر سکتے ہیں۔ یہ ہے۔ کہ خلافت کمیٹی کی پریذیڈنٹ شپ سے مستعفی ہو جائیں۔ عقل سلیم یہی چاہتی ہے۔ کہ جس وقت آپ کافر کے خطاب سے سرفراز کئے گئے ہیں۔ فوراً اس عہدہ سے جو صرف ایک مسلمان کے لئے وقف ہے۔ علیحدہ ہو جانا چاہیئے تھا۔ ہاں اب جبکہ معاملہ ان کی اپنی ذات پر اثر کرنے والا ہے۔ اگر ان کے زاویہ نظر میں کچھ تبدیلی واقع ہو گئی ہو۔ تو انہیں اب بھی اگرچہ "بعد از مدت بسیار" کا معاملہ ہوگا۔ انکار کر دینا چاہیئے۔ کہ ان غبی ملاؤں کا فتوی اسلامی معاملات میں کچھ سند نہیں رکھتا۔ انہیں (مولوی ظفر علی خاں) جاہل ملاؤں کی غلامانہ تقلید کی بجائے مذہب میں علم و عقل کے اصول پر قائم ہونا چاہیئے ورنہ دنیا انہیں مجموعہ متلون مزاجی سمجھنے میں مجبور ہوگی۔"

(احقر عبد القیوم ٹباوی از جہانیاں)

کیا حضرت مسیح موعود آنحضرت صلعم سے افضل ہیں

غیر احمدی علماء بوجہ تعصب و کینہ حضرت مسیح موعود پر ایک یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ آپ نے آنحضرت صلعم سے افضل ہونے کا دعوی کیا ہے۔ مخالفین اپنے ادعا کے ثبوت میں حسب ذیل دو عبارتیں پیش کرتے ہیں۔ ایک اخبار بدر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء کو ایڈیٹر صاحب نے لکھا ہے۔ "جو میرے نئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں"۔ مگر تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۰ پر آنحضرت صلعم کی نسبت لکھتے ہیں۔ "ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار معجزے ظہور میں آئے ہیں"۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو باوجود ان کے ظل اور بروز کہلانے کے ان سے افضل قرار دیتے ہیں۔ مگر یہ محض ان لوگوں کے بے جا تعصب اور عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ

اول:۔ تحفہ گولڑویہ میں جہاں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین ہزار معجزات لکھے ہیں اس کے بالمقابل اپنی پیشگوئیوں کے متعلق لکھا ہے:۔

"یہ پیشگوئیاں ایک دو نہیں۔ بلکہ اسی قسم کی سو سے زیادہ پیشگوئیاں ہیں۔ جو کتاب تریاق القلوب میں درج ہیں۔ پھر ان سب کا کچھ بھی ذکر نہ کرنا۔ اور بار بار احمد بیگ کے داماد یا آتھم کا ذکر کرتے رہنے کس قدر مخلوق کو دھوکہ دینا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ مثلاً اگر کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے۔ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے۔ اور حدیبیہ کی پیشگوئی کو بار بار ذکر کرے۔ کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی"۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۹

عبارت واضح ہے۔ تشریح کی ضرورت نہیں۔ اپنے آپ کو افضل قرار نہیں دیا۔ بلکہ یہاں تین ہزار کے مقابلے میں اپنی پیشگوئیوں کو سو سے زیادہ قرار دیا ہے۔

دوم:۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عقیدہ نہیں۔ کہ آپ سے صرف تین ہزار معجزات ہی ظہور میں آئے ہیں۔ بلکہ یہ تو بعض کتابوں کی بنا پر ہے۔ اور استفسار میں مولوی آل حسن صاحب مرحوم نے دو ہزار لکھے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"حضرت سرور کائنات علیہ السلام کے معجزات اسی طرح یعنی باسناد صحیح متصلہ تخمیناً دو ہزار ثابت ہیں (دیکھو استفسار مصنفہ سید آل حسن صاحب برحاشیہ ازالۃ الاوہام مصنفہ مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی صفحہ ۱۳۵)

سوم:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کتنے بھی معجزات دکھلائیں۔ مگر پھر بھی آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ اور اس سے آنحضرت صلعم کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔ اولم یروا الی ما خلق اللہ من شیئ یتفیؤا ظلالہ عن الیمین والشمائل سجدا للہ وہم داخرون (نحل ع ۶) کیا ان لوگوں نے خدا کی مخلوقات میں سے کسی چیز کی طرف نظر نہیں کی۔ کہ اس کے سائے کبھی داہنے طرف کو اور کبھی بائیں طرف کو جھکے ہوتے ہیں۔ گویا اللہ کے آگے سربسجود ہیں۔ اور وہ عاجزی کا اظہار کر رہے ہیں جس طرح کہ سایہ اصل سے بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اصل کا ہی ظل قرار دیا جاتا ہے۔ بغیر اصل کے وہ کچھ نہیں ہوتا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظل ہیں۔ اس لئے آپ کے معجزات بھی آنحضرت کے نشانات اور معجزات ہی ہیں کیونکہ ظل بغیر اصل کے کچھ نہیں ہے۔ اور اس سے آپ ہی کے معجزات کی زیادتی ہوئی ہے۔

چہارم:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام تو آسمانی نشانوں کا سمندر ہے۔ کسی نبی سے اس قدر معجزات ظاہر نہیں ہوئے۔ جس قدر ہمارے نبی صلعم سے ظاہر ہوئے۔ کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات ان کے مرنے کے ساتھ ہی مر گئے۔ مگر ہمارے نبی صلعم کے معجزات اب تک ظہور میں آ رہے ہیں۔ اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔ جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے۔ دراصل وہ سب آنحضرت کے معجزات ہیں۔ مگر کہاں ہیں وہ پادری یا یہودی یا اور قومیں جو ان نشانوں کے مقابل پر نشان دکھلا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اگرچہ کوشش کرتے کرتے مر بھی جائیں۔ تب بھی ایک نشان بھی دکھلا نہیں سکتے۔ کیونکہ انکے مصنوعی خدا ہیں۔ سچے خدا کے وہ پیرو نہیں ہیں۔ اسلام معجزات کا سمندر ہے۔ اس نے کبھی جبر نہیں کیا۔ اور نہ اس کو جبر کی کچھ ضرورت ہے"۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۵)

یہ عبارت بالکل صاف ہے۔ تشریح کی ضرورت نہیں۔

پنجم:۔ اب میں ایک اور حوالہ پیش کرتا ہوں۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے آپ کو آنحضرت سے افضل نہیں قرار دیتے۔ خبیث فطرت ہیں۔ وہ انسان جو ان عبارتوں کو پڑھتے ہوئے پھر لوگوں کو مغالطہ میں ڈالتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"سو واضح ہو۔ کہ وہ ایک اعلے مقام اور برتر رتبہ ہے۔ جو اسی ذات کامل الصفات (آنحضرت صلعم) پر ختم ہو گیا۔ جس کی کیفیت کو پہنچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں۔ چہ جائیکہ وہ کسی اور کو حاصل ہو سکے۔ سو جیسا کہ فطرت کی رو سے اس نبی کا اعلیٰ اور ارفع مقام تھا۔ ایسا ہی خارجی طور پر بھی اعلے و ارفع مرتبہ وحی کا اس کو عطا ہوا۔ اور اعلے و ارفع مقام محبت کا ملا۔ یہ وہ مقام ہے۔ کہ میں اور مسیح دونوں اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے"۔ (توضیح مرام صفحہ ۲۲ تا ۲۷)

پھر آپ فرماتے ہیں ؎

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح زمان ہے (حقیقۃ الوحی)
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے ؎

اشتہارات

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی بعدالت جناب چودھری محمد لطیف صاحب جج جھنگ

دوکان ساون رام داس واقعہ سرک سیال بنام محبت

دعوے مال لعہ

اشتہار بنام محبت ولد دل ذات کاٹھ سکنہ مزار محمود کاٹھ تحصیل شورکوٹ ؀

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہوگیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اس لئے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۷ ۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ ۲۰ ۲۵

مہر عدالت دستخط حاکم

روغن حیات

جس کے کھانے سے کمزوری دور ہوتی ہے۔ نیز دمہ اور پرانی کھانسی کے لئے ازحد مفید اور مجرب ہے۔ ۶ خوراک مفت صرف پارسل اور خط وکتابت کا خرچ برداشت کر کے منگوا کر مفید ثابت ہو تو خرید کرو۔ بڑے شہر میں چار کس چھوٹے شہر اور قصبہ میں دو کس اور گاؤں میں ایک کس کو ۶ خوراک بطور نمونہ ۶ آنے پر مفت دیا جاویگا۔ قیمت ۲۴ خوراک ۲ روپیہ۔ ملنے کا پتہ

بدرالدین احمدی از قادیان ضلع گورداسپور

ضرورت ہے

ہمیں ایسے تجربہ کار ٹیلر ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو کہ سینے اور کاٹنے کا کام کرسکتا ہو۔ اور انگریزوں کو کپڑا پہنانا اور اس کی نوک ٹھوک دیکھنے میں بھی کامل مہارت رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی۔ صرف تجربہ کار آدمی کی ضرورت ہے۔ علاوہ اس کے تین چار آدمی جو کہ انگریزی کپڑے سینے میں مہارت رکھتے ہوں۔

خط وکتابت بنام

حاجی محمد اسماعیل صاحب ماسٹر ٹیلر ۲ ملٹین رائفل بریگیڈ چھاونی پشاور

ضرورت ہے

نو ایجاد مشین سیویاں کے ایسے خریداروں کی جو بعد استعمال مشین سیویاں سارٹیفکیٹ ارسال فرما کر مشکور فرمادیں۔ قیمت معہ چھلنی ۱۲۰ پالش شدہ ۸ ؀

مینیجر کارخانہ مشین سیویاں۔ قادیان (پنجاب)

احمدی ڈاکٹروں و طبیبوں نیز طبی مذاق رکھنے والے احمدی احباب کو مژدہ

صاحبان آپ حذاقت مآب جناب استاد الاطباء حکیم احمد الدین صاحب احمدی بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ موجد طب جدید کے نام نامی و اسم گرامی سے واقف ہونگے۔ جنہوں نے امسال سالانہ جلسہ قادیان پر بذریعہ پمفلٹ آں صاحبان کو دعوت ممبر انجمن خادم الحکمت ہونے کی دی تھی۔ انکی بنا کردہ انجمن خادم الحکمت جو ایک لمبے عرصہ سے طبی خدمات کر رہی ہے طبی دنیا سے مخفی نہیں ہے۔ خدا تعالےٰ نے بطفیل مسیح موعود علیہ السلام قبلہ حکیم صاحب پر علم طب کے باریک نکات اور لطیف در لطیف رموزات کا دروازہ کھول دیا ہے۔ جس سے ایک دنیا مستفید ہو کر اس طبی انکشافات جدید پر عش عش کر رہی ہے۔ چنانچہ تھوڑے دن ہوئے۔ کہ اس انجمن نے ایک کتاب بنام مجربات طب جدید دستور العمل (فارماکوپیا) بزبان اردو مرتب کی ہے۔ جو کہ شائع ہو کر ہاتھوں ہاتھ جل رہی ہے۔ اس میں بانی انجمن و ممبران کے عمر بھر کے مکرر سہ کرر تجربہ شدہ مایہ ناز نسخے طبی اصول پر درج کئے گئے ہیں۔ تاکہ انجمن کے ممبران کو یہ کتاب دستور العمل کا کام دے سکے۔ رطب یابس نسخوں سے یہ فارماکوپیا بالکل مبرا ہے ؀

چونکہ احمدی قوم وہ قوم ہے جسے خدا کے مسیح نے زندہ کیا۔ اور خدا کے ارشاد کے ماتحت دنیا کی ہر ایک قسم کی بہبودی ان کے سپرد ہو چکی ہے۔ لہذا اس کے تمام طبابت پیشہ ممبران و طب سے مذاق رکھنے والے صاحبان کو اس کتاب کے مطالعہ سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ تاکہ وہ اس فن عزیز سے مخلوق خدا کو مستفید کرسکیں وما علینا الا البلاغ ہم نے چکنے چپڑے الفاظوں سے اشتہار کو بالکل مبرا رکھا ہے۔ اس کی زیادہ صداقت یہ ہے۔ کہ اگر آپ کو یہ فارماکوپیا ناپسند آئے۔ تو ایک ہفتہ کے اندر واپس کردیں ہم وی پی کی رقم کاٹ کر بقایا رقم آپ کو بھیج دینگے۔ ضخامت صفحہ ۱۶۸ قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک ؀

نوٹ:۔ دوسرا ایڈیشن اس کا شائع نہیں ہوگا۔ اس لئے منگانے میں تساہل سے کام نہ لیں۔ تھوڑے دنوں میں یہ کتاب دس روپے میں بھی آپ کو نہیں مل سکے گی ؀

ملنے کا پتہ

حکیم حافظ محمد عبدالرحمن حکیم حاذق ممبر خادم الحکمت مقام کوٹلہ مغلاں ضلع ڈیرہ غازیخاں

تیس ہزار کتب بک گئیں

ترجمہ انگریزی حصہ اوّل مصنفہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی۔ اے۔ ایسا مفید و مقبول کہ تھوڑے عرصہ میں تیس ہزار فروخت ہوگیا ہے۔ جنہیں بچے پیارے اور عمر کی قدر ہو۔ فائدہ اٹھائیں۔ قیمت حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۱۰ر ؀

انگریزی جواب مضمون و خطوط نویسی برائے مڈل حصہ اوّل ۸ر ازحد مفید۔ حصہ دوم ۱۰ر برائے انٹرنس و کالج۔ طلباء یونیورسٹی کے امتحانات میں اکثر اسی ڈھب کے جواب مضمون اور محاورات آتے ہیں۔ چنانچہ اس سال اور قبل کے جواب مضمون اس رسالہ کے ہی آئے۔ اس رسالہ سے عرائض و خطوط نویسی و جواب مضمون میں ترتیب اور جتنا چاہو۔ لمبا مضمون لکھ لو ؀

غیر احمدیوں کے تمام سوالوں کے جواب

مسیح موعود و علماء زمانہ ہر سہ حصہ میں غیر احمدی علماء کے قریباً تمام سوالوں کو نمبروار توڑا گیا۔ اور صداقت مسیح موعود پر دلائل از روئے قرآن و احادیث قیمت حصہ اوّل ۵ر دوم ۵ر سوئم ۵ر ؀

گرونانک کی مسلمان کے گھر شادی اور از روئے گرنتھ صاحب ان کا مسلمان ہونا بوعدہ انعام دو ہزار روپیہ۔ رسالہ ہذا سکھوں پر ہر طرح اتمام حجت ہے ؀

وفات عیسیٰ از روئے قرآن احادیث۔ تفاسیر۔ قرآن و اناجیل ۲ر ؀

خلافت امامت چھوٹے بچوں کے لئے بطور سوال و جواب ۱ر

سکولوں اور کالجوں کے طلباء کے لئے ہدایت نامہ ۲ر

قوموں کی ہلاکت اور زوال

اخلاق فاضلہ کیساتھ ہی قومیں ترقی کرتی اور کمینہ اخلاق سے ہلاک ہوتی ہیں۔ اخلاق اسلام کی بنیاد ہیں (حدیث) اخلاق محمدی مومن کی زندگی کا پروگرام اور مردوں عورتوں چھوٹوں بڑوں کیلئے مجموعہ وعظ و نصیحت جو احادیث سے جمع کئے ہیں قیمت رعایتی ۱۲ر

پتہ

ماسٹر عبدالرحمن بی۔ اے۔ قادیان

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۲ رجون۔ لارڈ لیمنگٹن و رائٹ آنریبل امیر علی برطانوی ہلال احمر سوسائٹی کی طرف سے طنجہ کے بین الاقوامی علاقے میں ریفی پناہ گزینوں کی مدد کیلئے اپیل کر رہے ہیں۔ ان پناہ گزینوں میں زیادہ عورتیں اور بچے ہیں۔ جو بے خانماں ہیں اور بھوکوں مر رہے ہیں ؛

لنڈن ۲۳ رجون۔ جدہ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ ۲۰ رجون کو سلطان ابن سعود کی افواج نے بغیر اطلاع دیئے یا لڑائی کے جدّہ کا محاصرہ اٹھا لیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مکہ (معظمہ) کو واپس جا رہے ہیں ؛

لنڈن ۲۲ رجون۔ لارڈ برکن ہیڈ اور لارڈ ریڈنگ کے درمیان گفت و شنید کے متعلق اخبارات نے جو بیانات شائع کئے تھے۔ دفتر ہند نے ان کی تردید کر دی ہے۔ اور اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ جب تک ہز مجسٹی کی حکومت اس پر غور و خوض نہ کرے۔ کہ کیا پالیسی اختیار کی جانی چاہیئے۔ تب تک کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔

ترکی معاصر "اقدام" کا نامہ نگار خصوصی مقیم انگورہ رقمطراز ہے۔ کہ ۲۴ رمئی کو یہاں ایک سخت طوفان باد و باراں آیا۔ جس کی وجہ سے ریلوے سٹیشن اور دیگر سرکاری عمارات زیر و زبر ہو گئیں۔ محکمہ جنگ کی عمارت دار المعلمین مساجد کے مینار وغیرہ گر پڑے۔ بہت سے گاؤں تباہ ہو گئے۔ موٹر کاروں کے کارخانے ٹوٹ گئے۔ شہر کے کارخانہ ٹوٹ گئے۔ شہر کے مکان گر پڑے۔ بہت سے اشخاص مجروح ہو گئے۔ انگورہ سیواس ریلوے لائن ٹوٹ گئی۔ اور اخبار حاکمیت ملیہ کا دفتر اڑ گیا۔ تمام باغات میں تباہی آ گئی ٹیلیفون اور تار ٹوٹ گئے۔ ابھی تک نقصانات کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

مارسیلز۔ ۲۳ رجون۔ کرنیل ریاضی خاں رئیس الوفد ایران یہاں تشریف لائے ہیں۔ یہ فوجی وفد فرانس جا رہا ہے ملاقات کے وقت آپ نے فرمایا۔ کہ شاہ ایران براہ شام دو ماہ کے عرصہ میں مراجعت فرمائے ایران ہو جائینگے۔ انہوں نے جمہوریہ روس کا یہ مشورہ منظور نہیں کیا۔ کہ وہ براہ قفقاز تشریف لائیں

میڈرڈ۔ ۲۳ رجون۔ فرانس و ہسپانیہ کے درمیان جو کانفرنس ہو رہی تھی۔ اس میں ایک معاہدہ مرتب ہو کر دستخط ہو گئے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ سواحل ریف کی بذریعہ جنگی بیڑا نگرانی کی جائے ؛

ہانگ کانگ ۲۳ رجون۔ چینی بینکوں کے دروازے پر مسلح گارد کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ اور ان کو اس خوف سے بند کر دیا گیا ہے۔ کہ کہیں بلوائی لوگ حملہ نہ کر بیٹھیں ؛

ہانگ کانگ ۲۲ رجون۔ حکومت نے بذریعہ اشتہار اعلان کیا ہے۔ کہ لوگوں کی جان و مال کی کامل حفاظت کیجائیگی اور جس شخص کی جان سرکاری کام میں جائیگی۔ اس کے پسماندگان کو ۲ ہزار ڈالر دیا جائے گا ؛

شریف حسین عقبہ سے قبرص چلے گئے ہیں۔ اور حکومت برطانیہ نے وہاں انہیں رہائش کے لئے جگہ دیدی ہے۔

برطانیہ میں وزرائے سلطنت کے لئے اخبارات میں مضامین لکھنا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے ؛

ڈنمارک میں ایک عورت وزیر سلطنت ہے۔ اس کا قد چھوٹا ہے۔ لباس سادہ پہنتی ہے۔ مانگ درمیان میں رکھتی ہے۔ بال فیشن سے نہیں بناتی۔ عینک لگاتی ہے بی۔ اے تک تعلیم یافتہ ہے۔ اس کا باپ معمولی موچی سپاہی تھا۔ سنہ ۱۳ء میں یہ ممبر بنی۔ اور مالی کمیٹیوں کی ممبر ہوئی اب وزیر ہے۔ اس کی عمر کوئی ۵۵ برس کی ہے ؛

فرانس کے ایک سائنسدان نے ایک عجیب قسم کا ہوائی جہاز ایجاد کیا ہے۔ جو تباہی و بربادی کرنے میں نہایت خوفناک ثابت ہوگا۔ اس جہاز میں چلانے والے آدمیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ نیچے بیٹھے ہوئے ہیڈ کوارٹرز سے بذریعہ تار برقی جہاز کے رخ کو تبدیل کیا جا سکے گا۔ اور جہاں چاہیں گے۔ اس کا سامان برقی طاقت کے ذریعہ پھینک دینگے۔ چونکہ اس میں آدمی کے بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے اس جہاز کو آسمان پر اتنا اونچا چھپایا جا سکتا ہے۔ جہاں وہ نہ تو نظر آئے گا۔ اور نہ اس کی آواز سنائی دے گی۔ دریائے رائن کے کنارے اس جہاز کی خفیہ آزمائش کی جا رہی ہے ؛

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ ۲۴ رجون۔ شہزادی نرومیا دیوی کے مشہور و معروف مقدمہ طلاق کا فیصلہ آج ہائی کورٹ نے سنا دیا۔ شہزادی صاحبہ کو شہزادے دکڑ سے زر ڈگری بعوض خرچہ دلایا گیا۔ بچے گرمی کے چھ مہینے شہزادہ دکڑ کے پاس رہا کریں گے۔ اور سردی کے چھ ماہ شہزادی کے پاس نان و نفقہ کے لئے شہزادہ دکڑ شہزادی نرومیا دیوی کو چھ سو روپیہ ماہوار دیا کریں گے۔

اخبار انگلشمین کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ دیش بندھو کی جگہ مسٹر داس اخبار فارورڈ کے ایڈیٹر ان چیف ہونگی ؛

دیش بندھو داس کے انتقال پر پی کے چکرورتی "فارورڈ" کے ایڈیٹر مقرر ہوئے ہیں۔

اطلاع ملی ہے۔ کہ یکم اپریل سے ۱۳ رجون سنہ ۱۹۲۵ء تک ہندوستان سے گندم کی پانچ لاکھ ۶۹ ہزار تین سو ستر بوریاں غیر ممالک کو جا چکی ہیں۔ انہی دنوں میں پچھلے سال پانچ لاکھ ۱۳ ہزار ۸ سو دس بوریاں گئی تھیں ؛

کلکتہ ۲۳ رجون۔ دیش بندھو داس کی یادگار قائم کرنے کے واسطے مہاتما گاندھی لارڈ سنہا سر سریندر ناتھ بنرجی وغیرہ کی دستخط سے ایک اپیل دس لاکھ کے لئے شائع کی گئی ہے۔ اس روپیہ سے ایک عورتوں کا ہسپتال قائم کرنے کی تجویز پیش ہے۔ جس میں ہر طبقہ اور ہر فرقہ کی عورتوں کا علاج کیا جائیگا اور دائی کا کام سکھایا جائے گا ؛

کلکتہ ۲۴ رجون۔ گاندھی جی نے مسٹر داس کی یادگار کے فنڈ میں ایک لاکھ ۲۹ ہزار روپے نقد اور وعدوں کی صورت میں جمع کرلئے ہیں ؛

مدراس۔ ۲۳ رجون۔ مورتہہ تعلقہ گوٹی سے ایک زبردست بلوہ کی اطلاع ملی ہے۔ یہ بلوہ دور گاریڈی اور پالی ریڈی جماعت کے درمیان ہوا۔ اور ایک جماعت کے سرغنہ کو ایک بڑے پتھر سے مارا گیا۔ جس کی وجہ سے وہ بیہوش ہو کر گر پڑا۔ اس کے بعد مخالف جماعت کے حامیوں میں سے ایک شخص کے مکان پر حملہ کیا گیا۔ اور اس کے پیروان کا محاصرہ کر لیا۔ جس پر پولیس نے فیر کر دیا۔ مگر کسی کو چوٹ نہیں آئی ؛

سید عرفان علی بیرسٹر نے اخبار فارورڈ میں ایک خط شائع کیا ہے۔ جس میں اپنے اخبار بنگالی کے اس بیان کی زبردست تردید کی ہے۔ کہ مسلمان لیڈر اور مسلم جماعت کے لوگ دیش بندھو کے جنازہ کے ساتھ موجود نہ تھے۔ آپ کا بیان ہے۔ کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ اور اس کا باعث صرف بنگالی مسلمانوں کی یہ زبردست حماقت ہے۔ کہ انہوں نے اپنے اسلامی لباس کو ترک کر دیا ہے۔ اور دھوتی اور چادر استعمال کرتے ہیں۔

دیوانی عدالتوں میں مقدمات کی بھرمار دیکھ کر عدالت عالیہ پنجاب نے حکومت پنجاب کی منظوری سے حکم دیا ہے۔ کہ چھ ایڈیشنل سب جج مقرر ہو کر ماہ رواں میں ضروری مقامات پر کام سنبھال لیں ؛

مسلم قومی یونیورسٹی علی گڑھ کی مسلم سرکاری یونیورسٹی کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکی۔ اس لئے اب اسے دہلی لایا گیا

یہ خبر صحیح نہیں ہے۔ کہ ڈاکٹر سر اقبال اور نگ کالج لاہور کے پروفیسر مقرر ہوئے ہیں۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ ان کا ہم نام ایک اور شخص مقرر ہوا ہے ؛